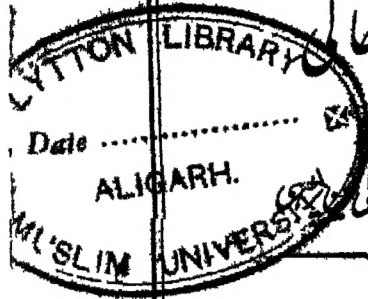


T







مولانا مولوی خواجہ الطاف حسین صاحب

انہوں نے اجلاس ہفتم محمدیہ کونسل کا نفرس مقام دہلی میں

CHECKED

24/5/02

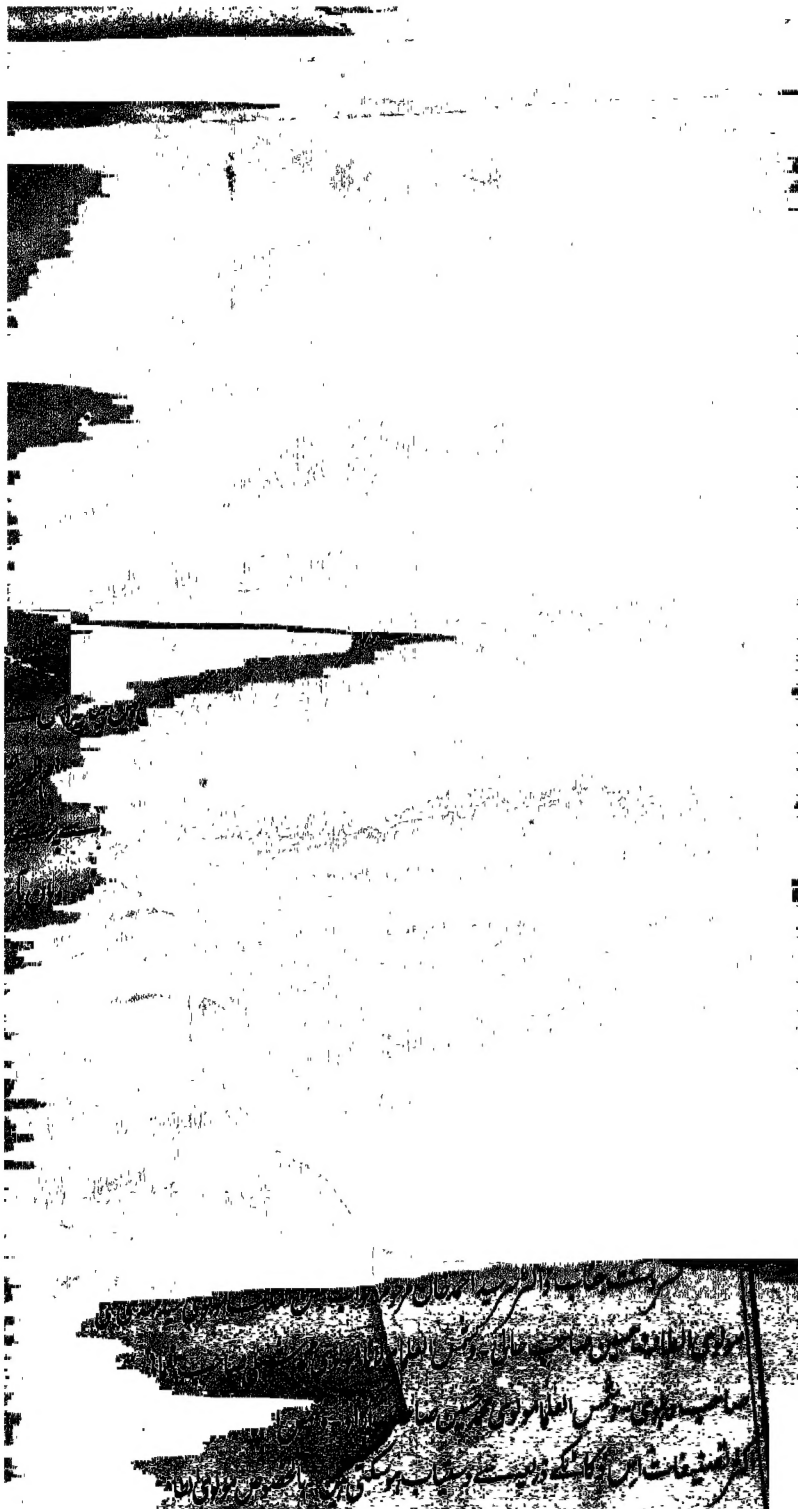


مولانا مولوی حافظ نیر احمد صاحب

انہوں نے اپنے پسر کے اجلاس محمدیہ کونسل کا نفرس مقام دہلی میں پڑھی

متعلق  
انہوں نے ہفتم محمدیہ کونسل کا نفرس مقام دہلی

کتاب میں مطبعہ



سید محمد باقر و سید محمد علی  
سید محمد علی و سید محمد علی  
سید محمد علی و سید محمد علی  
سید محمد علی و سید محمد علی

مولانا مولوی خواجہ الطاف حسین صاحب

انہوں نے اجلاس مفتاح محمدان ایجوکیشنل کانفرنس مقام دہلی میں پڑھی

ED  
24-5-02

مولانا مولوی حافظ نذیر احمد صاحب

انہوں نے قبل شروع اپنے لکچر کے اجلاس محمدان ایجوکیشنل کانفرنس مقام دہلی میں پڑھی

اجلاس مفتاح محمدان ایجوکیشنل کانفرنس مقام دہلی

مطبع امجدی علی گڑھ میں طبع ہوئی

۱۹۰۳ء



# مولانا مولوی خواجہ الطاف حسین صاحب

متعلقہ اجلاس مفتی محمد انیس کیشیل کانفرنس

۱۸۹۲ء

یہاں ہو چکے کرشمے کیا کیا ہیں اشکارا	یہ خاک۔ آج جب پرین حج اہل آرا
آنکھوں کے رو برو ہے گویا سماں طعنا	اس باغ میں بہارین جو گندہ چکی ہیں
ہر دم عروج پر ہے اسلام کا ستارا	کل جشن فتح تمایمان ہر آج جشن شادی
اصطخر ہے کہ دلی بلین ہے یا کہ دارا	بلین کے آج مہمان خاقان ہیں اور طاہرین
دولہا بنا ہوا ہے تزیین سے شہر سارا	فیروز شاہ کی ہے کل ٹھٹھے سے آمد آمد
بہرہ رافت ہے میدان میں صف آرا	تغلق کا آج لشکر تیمور کے مقابل
تیمور سے زمانہ ہے پر سر ہارا	مغلون کے اثر ہے ہیں کل جشن فتح و نصرت
ہیں شوق شاہ نو میں پیہر و جوان خود آرا	آتا ہے آج بابر لودی پر فستج پاکر
مغلون کا آرا ہے گروہ میں کچھ ستارا	کس سو یون میں ہر سو بچے ہیں شاد و یاز
اقبال ہے گویا مغلون کی قول ہارا	ہے جشن فتح پر آج چغتایون میں برپا

<p>جس دہوم سے پہلے گھر جشن جلوس کبر شاہ جهان خوشی سے ہوا انہیں سماتا طیاری اس خوشی میں جشن عظیم کی ہے اطراف ہند سے ہر ایمان ملک آئے ارکان سلطنت میں سب پای تخت حاضر</p>	<p>ہے گرواوس کے آگے جشن قیاد و وار تعمیر ہو چکے ہیں شہر و فصیل و باط گو یا کہ ہے جہان میں جشن سندھ و بلات پاکر حضورشہ سے سب جشن کا اشارا بالای تخت طاؤس سے شاہ جلوہ آرا</p>
<p>وہ جشن کرنے والے کو خاک میں نہان ہیں پر جشن اونکے اتناک سب زیب و آستان ہیں</p>	
<p>ای خاک پاک دلی ہی تخت گاہ شاہان ہنگامے اس زمین پر لاکھوں ہیں گرم ہر سو تقریب جشن جس میں ہو کچھ نہ جز اخوت پائین و صدر کا ہو جس میں نہ کچھ نہ تفاوت جن کو نہ ہو بلا و احاکم کا اور نہ فت و عن خادم ہوں جس قدر وہان مخدوم قوم کہ ہوں خاطر کسی سے چاہے کوئی نہ وہان تواضع مٹھ لائیں جس کو چاہیں وہ آپ میر مجلس</p>	<p>پیش نظر میں تیرے سب گلے ساز و سامان پر کوئی جشن قومی آتا نہیں نظم و بیان ملکوں سے جمع اگر جمیں ہو گھوڑی خوان خرد و بزرگ کی ہو جمیں نشست یکسان لایا ہو کھینچ کر دل و اون کو نہ حکم سلطان مخدوم جتنے ہوں ان سب قوم پر ہوں تیان ہوں خود ہی میزبان وہ اور خود ہی ان مکان چاہیں جنھیں بستائیں وہ آپ میر سامان</p>
<p>لے سداگ کو کہتے ہیں جشن سندھ وہ جشن ہے جس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ دنیا میں سب سے اول جمشید نے چتر میں سے آگ لکھنے کی خوشی میں بڑی دہوم و ام سے ایران میں کیا تھا ۱۲۰۰ سنہ</p>	

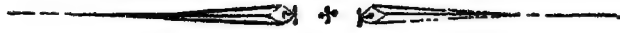


<p>آئے ہوں اس غرض ہو سبکے ناکہ چین ہندوستان میں کیونکر باقی رہے نشانی نکلین تو کیونکہ نکلیں نہ اسے وہ گہر لے اون درسون کا کیونکر جاری رہے افغانہ جو مسجد میں ہیں بھر ذکر حرف مائے واحد جو کچھ ہے ہائیوں کی تقدیر میں وہ سر پر اسی نشین اسلام سے سعدی لاطین</p>	<p>دنیا میں کس طرح ہوں سب پر مسلمان اوس قوم کی کہ تھا کل جن کے وہ زیر فرمان اعزاز نے تھا باندہا جسکے بڑوں سے چپان جسکے سبب سے زندہ نام حدیث و قرآن محفوظ تھا دثون سے کیونکر ہوں انکے ارکان اپنی طرف سے لیکن ہے سعی فرض النیل اسی پامی تخت سادات اسی دار ملک النیل</p>
<p>تو جشن گاہ شامان ہر حسین رہا ہے ایسا ہی جشن کوئی تھو میں کہی ہوا ہے؟</p>	
<p>شاموں کے جشن تھے وہ جشن قوم کا ہے دولت کے تھے وہ جلوس ملت کا ہے فیض بے روح تھے وہ قابضے ایمن رخ خوشیا میلے نہ وہ بچھڑتے رخ اوغین گریہ ہوتی وہ دن گئے کہ تازان تھی قوم سلطنت پر بس سلطنت ہی ہے مل بیٹھنا ہمارا گر گشتہ بخت جب کو پہر تے ہیں ڈھونڈتے ہم وہ مشکلیں کر نیکی اب حل ہیں ہمیں کچھ</p>	<p>شوکت میں وہ بڑے تھے عظمت میں ہر چرا کاغذ کی تھیں وہ ناوین بڑا یہ فوج کا ہے موج سرا بکتے وہ چہرہ بڑا ہے رہتا ہے آندہ ہوں میں روشن یہ وہ دیا اب قوم کو خدا کا یا اپنا اسرا ہے یہ چھت نہ بھوسر پر یہ سایہ ہا ہے لگتا ہے کچھ تو اوس کا لگتا میں تپا ہے جن مشکلون کا ہم کو اور تم کو سامنا ہے</p>

<p>ہم مہین اگر مخالفت کچھ ہوں اس مہین کے فوج ملک کو اکثر سمجھا ہے فوج دشمن ناوہم ہوئے مہین لیکن روشن ہوا ہر چہ دن قد راہی مجلسوں کی مدت مہین ہوگی چکو ہوتی ہے قدران کی قیمتی ہوجان چرب گوسب جھاز واسے خطرے سے بچو مہین</p>	<p>معذرت مہین وہ ادوں سے شکوہ نہ کچھ گلا ہے حملہ ملک پر اپنی اپنوں نے خود کیا ہے انسان سے یہ ہمیشہ ہوتی رہی خطا ہے ایک ضرورتوں نے مضطر نہیں کیا ہے لا تہین تب یہ ناوین جب بڑا ڈوتا ہے پر زنگ ناختہ کا کچھ فنی سا ہورہا ہے</p>
<p>آفات بحر سے مہین ناواقف آشنا سب ہفتے مہین ناخدا پر روتا ہے ناخدا جب</p>	<p>پرچہ مہین سے عناد گلشن مین نغمہ خوان مہین اد بیٹے ہاتھ ملتے گلچین و باغبان مہین ہنیکہ و ہنیکہ مہین بوڑھے مہین یا جوان مہین رستہ کدھر سے ارکا اور جبار ہے کہاں مہین گریہ نہیں تو بابا وہ سب کہانیاں مہین کچھ کر لو تو جوانو اوتی جوتیاں مہین اپنے تو فانی سب پادور کا بیان مہین رستے پر وکھیر چلتے اب کتنے کاروان مہین اس وقت رونق افزا بیان چٹنے مہین</p>
<p>گلشن مین فصل گل کے سب چھکے نشان مہین طاؤس و کبک و مرغ و گلشن مین خندان مہین غفلت کی چھارہ ہے کچھ تو مگر کٹا سی از تہ مہین سلف پر اور کپ ناخلف مہین فضل و کمال ان کے کچھ تو مہین ہونے جان مہین کھیتوں کو دے پو پانی ایسے ہی ہو گنگا تم سے تھے تو تھا سعادت کو قوم کی کچھ اک حضور نے رستہ سیرایتا دیا ہے خدمت مین او کی حالی کہتا ہے ادب سے</p>	<p>پرچہ مہین سے عناد گلشن مین نغمہ خوان مہین اد بیٹے ہاتھ ملتے گلچین و باغبان مہین ہنیکہ و ہنیکہ مہین بوڑھے مہین یا جوان مہین رستہ کدھر سے ارکا اور جبار ہے کہاں مہین گریہ نہیں تو بابا وہ سب کہانیاں مہین کچھ کر لو تو جوانو اوتی جوتیاں مہین اپنے تو فانی سب پادور کا بیان مہین رستے پر وکھیر چلتے اب کتنے کاروان مہین اس وقت رونق افزا بیان چٹنے مہین</p>

<p>دنیا میں گر ہے رہنا تو آپ کو سنبھالو          عرصہ ہوا کہ ہم کو آنکھیں دکھا رہے ہیں          جو اپنے ضعف کا کچھ کر لی تھیں تدارک          اگھڑ پال اور مگر عجیب ہیں اذکونگے جاتے          سنبھلو۔ وگرنہ رہنا یاں اس طرح پڑیگا</p>	<p>ورنہ بگڑنے کے یاں آنکھیں دکھائیں          قدر کے قاعدے جو دنیا پر حکمران ہیں          تو میں وہ چند روزہ دنیا میں مہمان ہیں          دریا میں مچھلیاں جو کمزور و ناتوان ہیں          بھیل اور گوند جیسے گننام وہ بے نشان ہیں</p>
<p>غفلتیں مہیا و اب روز بد و کھائیں          دھندلے سے کچھ نشان ہٹیں ہے کہ مٹ جائیں</p>	

تباخ



نظم

مولانا مولوی حافظ نذیر احمد صاحب

متعلقہ اجلاس سقہ محمدی کونسل کا نفرنس

۱۸۹۲ء

مسلمانوں اگر تم میں سے کچھ فکر رسا باقی شجاعت تھی تو وہ ہم سے کئی گزری ہوئی بالکل یہ ہم سے نہ جرات ہے نہ چستی نہ چالاکی خدا جانے وہ کیسی سلطنت تھی کیا تھیکہ کو تھی یہ ٹوٹی ہوئی ملکیتی کی ریاست ایسی اسلامی مگر اس سطوت کبریٰ کی چند ہی یاد گاری ہیں عروس و سہر زوال زشت منظر ہو گئی ایسی وہ بوٹا ساقہ عینا کہ عالم جس پہ فتنوں تھا تغیر آگیا نقش و نگار حسن میں یکسر ملا دی خاک میں سپری ز سبقتی نوجوانی کی	تو پول ماؤنٹو کہ ہے اسلام کے ٹٹن میں کیا باقی ذاب وہ ملک گیری ہے نہ وہ حربے غزواتی نہ غزومت اوٹا سنے کی نہ زور دست پابانی کہ تاریخی کتابوں میں ہے جس کا تذکرہ باقی جنہیں روٹی زمین پر دیکھتے ہو جا بجا باقی مسافر جا چکا لیکن ہے اوس کا نقش باقی کہ جس میں دلربائی کی نہیں کوئی ادائیہ خمیدہ ہوتے ہوتے گہری پشت دوتا باقی نہ وہ رنگ خاقا ہم نہ چشم سر سا باقی نہ زکمت میں ضیا باقی نہ چہرہ صفا باقی
--	--

۲۵۳۸۹

کمان کی قوم کسی خیر خواہی کسی کی ہمدردی	کہ لوگوں میں نہیں ہے اب تو پاس آتیا باقی
کچھ ایسی اجنبیت ان دنوں ہیں کہ پہلی ہر	نہیں گویا کہیں کوئی کسی کا آشنا باقی
بٹھا کر ماس ہے آزادی نے وہ سک کہ لوگوں میں	نہ قانون ادب نافذ نہ آئیں جیس باقی
وہی طرزوں میں ہے طرز پسندیدہ جو رہا	بروے شیوہ وع ماکہ رخصا صفا باقی
یہ میاں لیا قست ہے خدا شرمائے ہم سب کو	کہیں ہے ہی اگر علم و ہر تھوڑا ذرا باقی
کہ دارالعلم دہلی میں فضیلت اسکو کہتے ہیں	کہ میری طرح کے چندا ہیں حرف آشنا باقی
مسلمان ہیں مگر صرف از برائے نام کہتے کو	کہ جیسے ذات کا ہے امتیاز تو تفرق باقی
وگرنہ ویداری بس حقیقت اوکی اتنی ہر	کہ ہم جیسے گنگا گارون کا ہے پرزہ دکھ باقی
یہ سارے کیل ہیں دنیا میں دیکھتے تو لکے	مرا ہر تر ہے وہ جس کے نہیں پلے لگا باقی
ہماری قوم کو افلاس نے اسطرح گہیرا ہے	کہ فی صد ایک کچھ خوش ہے تو محتاج و گلابا
کسی کے کام آئیں کسی کو نفع پہونچا میں	جو ہوتے آج کو ایسے نفوس اولیا باقی
تو کیوں اکثر مسلمانوں کی حالت یوں ہی ہوتی	کہ گہر میں سر پہ بی بی کے نہیں ثابت رہا باقی
مسلمانوں کو ایسا تنگ پکڑا ہے زمانہ نے	نہ مر رہنے کی گنجائش نہ جینے کی جگہ باقی
اسی کو ہم بڑی دولت بڑی شمت سمجھتے ہیں	کہ مسجد میں ابی ہے بوریا ٹوٹا پھٹا باقی
لے جاتے ہیں ہم سب کو گیسٹ ٹھکانے میں	اب ایسے رکھتے ہیں مولوی اور پیشوا باقی
پڑھتے ہیں سبق تحصیل حاصل ہر کا جانے	ہزاروں سے نہیں ہتھک میں سر غلاما
لڑے مارتے ہیں ادنی بات پر انجام جو کچھ ہو	مرا چون میں نہیں برداشت کا مطلق پتا باقی

زمین و آسمان کو اپنا شو من کر لیا ارد کر	ہر ایک کے ساتھ ہے کوئی نہ کوئی خشنہ باقی
غرض دنیا و دین کے فتنے ہال منتزع ہو کر	رہا ہے ایک تعصب نامناسب رو باقی
وہ باز فرسویہ مگر کہ سب اسلام داویا	مسیحی کو نہیں ہے جسکی امید شفا باقی
مسیحی کو ان مہر پہ پکار ڈھسب میں کشتا ہوا	صد و سہ سال اس کو اور کسوا ہی خدا باقی
بہلا ہے یا بڑا چاہے اور اسکا خدا جانے	مگر ہے کوئی اسکی شان کا ایک سوا باقی
عقائد میں کسی کے دخل دینے کی ضرورت کیا	قیامت کو ہی رہنے دو گئے کوئی فیصلہ باقی
یہی اک فرد اکمل ہے کہ جسکو دیکر جانا	ہماری ناؤ کا بارے ہے اب تک خدا باقی
جز اک اللہ خیر اقوم کی اصلاح حالت میں	دقیقہ ایک ہی تو نے نہیں رکھا اوٹا باقی
خدا نے جھک کر پہنچایا ہے اون اعلیٰ مرتبہ	فزون تر خشنہ اب کوئی نہیں ہے مرتبہ باقی
طریق مختصر پر گزرتے القاب کیجا ہوں	تو مشکل نہ ہے کہ ابی مین رہے حرف ہی باقی
مگر معلوم ہے جھک کر سر پہ نہین اسکی	کہ تو ہے دردمند قوم اور یہ سہرا باقی
محال عقل ہے جھک کر ہوا اس دنیا فانی میں	سوا سے قوم کوئی آرزو یا التحیب باقی
نہ ہو بیدل اور اپنی ہی کئے جا حشر ہست	کہ سب کے سر پہ اب تو ہی ہر اکٹھے ڈھلایا باقی
اگر انعام کی جھک کر توقع ہے تو باور رکھ	خدا کہ پاس ہے تیری جزا تیرا صلہ باقی
تجھے روٹنگی سر پہ اتار کے قوم پرست	کہ اوس کو دیکھ لیگا جو کوئی جیتا رہا باقی
نہ ہو دین کا گر گر لاکھ تدبیریں تو کیا پرواہ	ابھی سب کے بڑی بہاری ہے تدبیر دعا باقی
تصور میں پکار کر اپنے نانا جان کا دامن	خدا سے عرض کر یا قاضی الحاجات یا باقی

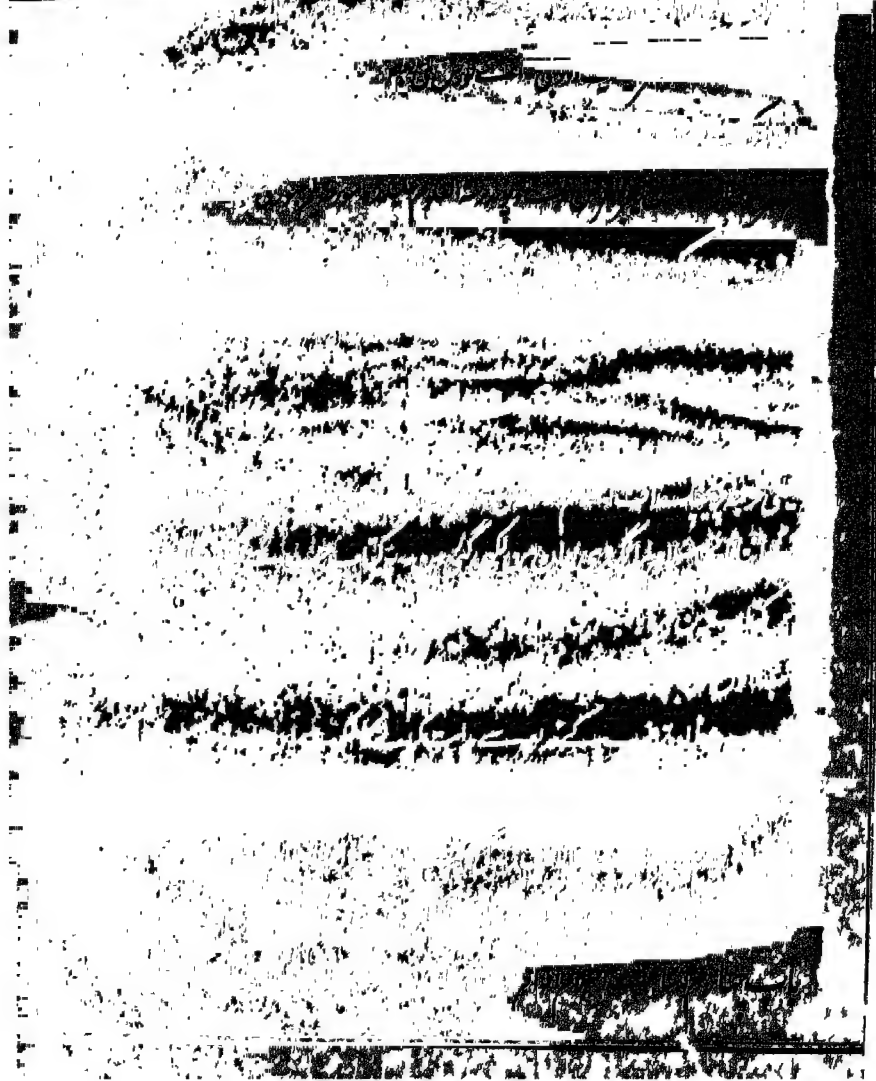
تباهی چھا رہی ہے تیرے پیغمبر کی امت پر مسلمانوں کو بہت قرن اول کی عطا فرما ذرا ٹھہرا ہی طبیعت کس بلا کی تیری آمد ہے	بجز تیرے کرم کے اب نہیں کچھ آس رہا باقی وقار عزت اسلام تار و زربہ باقی کوئی صبر ہی ہے اس باقی کی آخر تا کجا باقی
---	--

یہ جو کچھ سن چکے ہو اب ملک تہید طلب تھی  
ابھی ہے شریعت کھنکھنے کو اصل رہا باقی

لے پورا لکچر مولانا کا مصلح انصاری دہلی میں چھپ گیا ہے۔

تباهی

۲۵۲۹۰











1915 231  
CALL No. { 11 2 ACC. No. 2539  
AUTHOR خالہ خواجہ الطاف حسین  
TITLE نظم - 1903



**MAULANA AZAD LIBRARY  
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY**

**RULES:-**

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1/- per volume per day shall be charged for text-books and 10 P. per vol. per day for general books kept over-due.

**URDU TEXT BOOK**